"مسلمان بنیاد پرستوں کی فدائیت کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔" —— برادر اینڈریو

[مسیحی تبشیری تنظیم Open Doors (درہائے کشادہ) کے برادر اینڈریو سابق سوویت یونین میں اپنے تبشیری کام کی وجہ سے شہرت رکھتے ہیں۔ اُنھوں نے اُس دور میں سابق سوویت یونین میں بائبل تقسیم کی اور مقامی مسیحی قیادت کی تربیّت کا اہتمام کیا جب کمیونسٹ حکمران مذہب کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔ اسی پس منظر میں برادر اینڈریو کو God's Smuggler کا نام دیا گیا ہے۔ برادر اینڈریو سابق سوویت یونین میں اپنے کامیاب مشن کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ دُنیا کا کوئی ملک، اپنی حدود بیرونی افکار و نظریات کے لیے بند نہیں کر سکتا، ہر جگہ اور ہر دور میں یہ ممکن ہے کہ مسیحیت کا پیغام عام کیا جا سکے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلاں ملک کے دروازے مسیحیت کے لیے بند ہیں، برادر اینڈریو اس کے قائل نہیں۔ اُن کی تنظیم کا نام "درہائے کشادہ" اسی سوچ کا غماز ہے۔ ان دنوں برادر اینڈریو مشرقِ وسطیٰ اور افریقہ کے اُن ممالک کو اپنی سرگرمیوں کا ہدف بنائے ہوئے ہیں جن کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ "کرسچنٹی ٹوڈے" نے اُن کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے۔ ذیل میں مشرقِ وسطیٰ کے حوالے سے سوال و جواب کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

آپ نے اپنی ساری توجہ ان دنوں مشرق وسطیٰ پر مرکوز کر رکھی ہے۔ وہاں مسیحی چرچ کو کن چیلنجوں کا سامنا ہے؟

ہمیں بڑھتی ہوئی مسلمان بنیاد پرستی کا سامنا ہے جسے متعدّد اسباب سے ہوا مل رہی ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے خاتمے تک پوری مسلم دُنیا کے ۸/۷ حصّے پر وہ قومیں حکمران تھیں جنھیں مسیحی اقوام میں شمار کیا جاتا ہے۔ مسلمان مستقل طور پر تذلیل کا شکار تھے اور وہ اپنے مسائل خود حل نہیں کر سکتے تھے۔

مسلمان آج بھی باہم منقسم ہیں اور اپنی کمزوری سے پریشان خاطر ہیں۔ اس افتراق و انتشار سے ایک انقلابی گروہ ابھر کر سامنے آیا ہے جو اپنی بنیاد کی طرف لوٹنا چاہتا ہے۔ یہ ایک احیائی تحریک ہے، بہت حد تک سیاسی ہے، کیوں کہ اسلام میں دین اور دُنیا کی تفریق نہیں۔ اور چونکہ یہی لوگ ہیں جن کا ایک نظریۂ حیات ہے، اس لیے میرا خیال ہے کہ مستقبل انھیں کا ہے۔ وہ ایمان کے مالک ہیں، جس کے لیے وہ مرنے کو تیار ہیں۔ اس کے مقابلے میں ہم اس طرح کا ایمان کھو چکے ہیں۔

لبنان کی مثال دیکھیں۔ دو تین جان پر کھیل جانے والے دہشت پسندوں نے دُنیا کی مضبوط ترین فوج کو لبنان سے نکال باہر کیا۔ اس فدائیت کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔ آؤ! اس کا سامنا کریں۔ ہم مرنے کو تیار نہیں، نہ مسیح کے لیے اور نہ کسی اور چیز کے لیے۔

میں مسیحیت سے ایسے ہی معیار کی توقع رکھتا ہوں۔ جنونیت نہیں بلکہ ایسا لگاؤ چاہتا ہوں جو جان قربان کر دینے کے لیے تیار ہو۔ کیا اس کے بارے میں بائبل میں بہت کچھ نہیں کہا گیا ہے؟

پھر بھی آپ نے ان گروہوں کو مسیحیت کے پیغام کے لیے چُنا ہے!

حماس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ اس خطے کا کنٹرول حاصل کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ اُنھوں نے مجھے اپنا ٹائم ٹیبل بتایا ہے کہ وہ کس وقت کیا کرنے والے ہیں، مگر مشرقِ وسطیٰ میں حماس سے زیادہ کوئی کشادہ دل گروہ نہیں جس کے سامنے مسیح کا پیغام پیش کیا جائے۔ "حزب اللہ" نے مجھ سے استدعا کی ہے کہ ایونجلیکل مسیحی رہنماؤں کے ساتھ کھلے عام مکالمہ ہونا چاہیے، لیکن مجھے کوئی مسیحی نہیں ملتے جو اِس کے لیے تیار ہوں۔

کس لحاظ سے یہ مسلمان "کشادہ دل" ہیں؟

ان تک رسائی آسان ہے۔ ہم نے غزہ کی اسلامی یونیورسٹی میں انجیلی ٹریکٹ کھلے عام تقسیم کیے ہیں۔ ایسی بات پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اسلامی یونیورسٹی میں جو حماس کا گڑھ ہے، ہمیں حقیقی مسیحیت کے بارے میں لیکچر دینے کی کھلی دعوت حاصل ہے۔ ہم وہاں بائبل تقسیم کرتے ہیں، اور یہ کم پڑ جاتی ہیں۔ میں نے ایک اجتماع بلایا تو چار سو مسلمان چلے آئے۔ قبل ازیں ہماری کسی نشست میں اتنی بڑی تعداد میں مسلمان بنیاد پرستوں نے شرکت نہیں کی تھی، جبکہ اِس موقع پر تقسیم کے لیے میرے پاس صرف چالیس انجیلیں تھیں۔

مسلمانوں کو سمجھنے میں امریکی چرچ کس طرح غلطی کرتا ہے؟

ہم بہت زیادہ خوف زدہ ہیں۔ جب اوکلاہاما میں بم کا دھماکہ ہوا تو امریکہ کا پہلا ردِ عمل مسلمانوں کو ملزم قرار دینے کا تھا۔ ہم نے ایک چیز کو نفرت کا نشان بنا لیا ہے جس کا مقابلہ ہم فدائیت سے نہیں کر سکتے۔ جزوی طور پر اس کا سبب یہ بھی ہے کہ ہم سمجھ نہیں پاتے۔ ہمیں اسلام سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں اور اگر وہ کامیاب ہوتے ہیں تو اس کا سبب اُن کی حکمت عملی نہیں بلکہ ہماری غلطیاں ہوں گی۔

ہمیں اس موضوع پر زیادہ معلومات کی ضرورت ہے۔ پورے امریکہ میں مسیحیوں کے لیے کوئی ایک بھی جداگانہ اسلامی تعلیمی مرکز نہیں ہے۔ یہی سبب ہے کہ ہم اسلام کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں۔ (کرسچنٹی ٹوڈے۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۹۵ء)